ایک ناصح

ادارہ ''المورد'' میں کام کے آغاز سے پہلے اور کچھ عرصہ بعد تک شخصیت میں اعتماد کا بہت فقدان محسوس کرتا تھا، اور اسی احساس کے ساتھ ہی میں جناب عبد الستار غوری صاحب سے متعارف ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ غوری صاحب کی ادارے میں وہی حیثیت ہے جو جناب جاوید احمد غامدی صاحب کی ہے، کیونکہ میں تب ادارے کے لوگوں کے مزاج سے واقف نہیں تھا اور ایک طرح کا ڈر محسوس کرتا تھا۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ میرا ڈر ختم ہو گیا اور اس کی جگہ احترام و محبت نے لے لی۔ مجھے غوری صاحب نے پہلی بار اپنی کتاب کے ٹائٹل کی ڈیزائننگ کے سلسلے میں طلب فرمایا اور جناب سجاد خالد صاحب کا بنا ہوا ایک نمونہ مجھے دکھایا، اور کہا کہ میں اپنی رائے دوں۔ سجاد خالد صاحب کو بھی میں اپنا استاد مانتا ہوں اور کچھ غوری صاحب کا اس طرح رائے طلب کرنا میرے لیے باعث فخر تھا۔ اس واقعہ سے میں نے وہ عزت کا احساس پایا کہ جیسے اس کی ہمیشہ سے آرزو تھی۔ ''المورد'' کے دیگر اسکالرز سے اکثر صرف کام کے متعلق ہی گفتگو ہوتی ہے، مگر اکثر جب کسی معاملے میں کوئی الجھن ہوتی، بے دھڑک غوری صاحب کے پاس پہنچ جاتا اور اپنا مسئلہ بیان کرتا۔ جناب محترم اس طرح گفتگو فرماتے کہ محسوس ہوتا کہ میرا مسئلہ ان کے لیے سب سے اہم ہے، اور میرے اطمینان تک گفتگو جاری رہتی۔ بے شک، اللہ ہی ہدایت دیتا ہے اور خالق عظیم کا یہ احسان ہے کہ محترم غوری صاحب بھی اس کا ایک وسیلہ بنے۔ میں نے شاید ہی کبھی ان کو اپنی کسی ذاتی وجہ سے پریشان پایا، جب بھی معلوم ہوا یہی کہ میرے جیسے کسی بندے کے مسئلے میں الجھے ہوئے ہیں کہ اس کی مشکل کیسے آسان کی جائے۔ مجھے اپنی انتہا کی کم علمی اور کم فہمی کا ادراک ہے اور میرے الفاظ جناب غوری صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کے شایان شان ہرگز نہیں

ہیں۔خالق سے دعا ہے کہ وہ جناب غوری صاحب کی خطائیں معاف فرما کر ان کو جنت میں اعلیٰ مقام دے۔آمین۔

—— محمد مشتاق

(رکن شعبۂ آڈیو/وڈیو، المورد)